سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: نوّیں

رسالہ نمبر 11

جَلِیُّ الصَّوْت ۱۳۰۹ھ لِنَہْیِ الدَّعْوَۃِ اَمَامَ مَوْت

(کسی موت پر دعوت کی ممانعت کا واضح اعلان)

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

جَلِیُّ الصَّوْت لِنَھْیِ الدَّعْوَۃِ اَمَامَ مَوْت ١٣٠٩ھ

(کسی موت پر دعوت کی ممانعت کا واضح اعلان)

مسئلہ ٢٦٦: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر بلاد ہندیہ میں رسم ہے کہ میّت کے روز وفات سے اس کے اعزہ واقارب واحباب کی عورات اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں، اس اہتمام کے ساتھ جو شادیوں میں کیا جاتا ہے۔ پھر کچھ دوسرے دن اکثر تیسرے دن واپس آتی ہیں، بعض چالیس دن تک بیٹھتی ہیں، اس مدت اقامت میں عورات کے کھانے پینے، پان چھالیا کا اہتمام اہل میّت کرتے ہیں جس کے باعث ایک صرف کثیر کے زیر بار ہوتے ہیں، اگر اس وقت ان کا ہاتھ خالی ہو تو اس ضرورت سے قرض لیتے ہیں، یوں نہ ملے تو سودی نکلواتے ہیں، اگر نہ کریں تو مطعون وبدنام ہوتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے کیا؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل نبینا الرحیم الغفور بالرفق والتیسیر واعدل الامور فسن الدعوۃ عند السرور دون الشرور صلی اللہ	سب خوبیاں اللہ کے لیے جس نے ہمارے رحم کرنے بخشنے والے نبی کو نرمی وآسانی کے ساتھ بھیجا اور کاموں میں اعتدال رکھا، تو دعوت کا طریقہ سرور کے

تعالٰی علیہ وسلم وبارك علیہ وعلٰی اٰلہ الکرام وصحبہ الصدور۔	وقت رکھانہ کہ شرور کے وقت، خدائے تعالٰی ان پر ان کی معزز آل، اور مقدم اصحاب پر درود سلام اور برکت نازل فرمائے۔ (ت)

سبحان اللہ! اے مسلمان! یہ پوچھتا ہے جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھو کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں سخت و شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔ **اولًا** یہ دعوت خود ناجائز وبدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ امام احمد اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بہ سند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی سے راوی:

کنا نعد الاجتماع الی اھل المیّت وصنعة الطعام من النیاحة [1]۔	ہم گروہِ صحابہ اہل میّت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے۔

جس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق____امام محقق علی الاطلاق [۱]فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

یکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من اھل المیّت لا نہ شرع فی السرور لافی الشرور وھی بدعة مستقبحة [2]۔	اہل میّت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں۔ اور یہ بدعت شنیعہ ہے۔

اسی طرح علامہ حسن شرنبلالی نے [۲]مراقی الفلاح میں فرمایا:

ولفظہ یکرہ الضیافة من اھل المیّت لانھا شرعت فی السرور لا فی شرور وھی بدعة مستقبحة [3]۔	میّت والوں کی جانب سے ضیافت منع ہے اس لیے کہ اسے شریعت نے خوشی میں رکھا ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بری بدعت ہے۔ (ت)

[۳]فتاوٰی خلاصہ و [۴]فتاوٰی سراجیہ و [۵]فتاوٰی ظہیریہ و [۶]فتاوٰی تاتارخانیہ اور ظہیریہ سے [۷]خزانۃ المفتین وکتاب الکراہیۃ اور تاترخانیۃ سے [۸]فتاوٰی ہندیہ میں بالفاظ متقاربہ ہے:

والفظ للسراجیة لایباح اتخاذ الضیافة عند	سراجیہ کے الفاظ ہیں کہ غمی میں یہ تیسرے دن کی دعوت

[1] مسند احمد بن حنبل مروی از مسند عبداللہ بن عمرو دارالفکر بیروت ۲/ ۲۰۴، سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی النہی عن الاجتماع الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۷

[2] فتح القدیر فصل فی الدفن مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/ ۱۰۲

[3] مراقی الفلاح علٰی ھامش حاشیۃ الطحطاوی فصل فی حملہا ودفنہا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۳۹

ثلثة ایام فی المصیبة [4]اھ زاد فی الخلاصه لان الضیافة تتخذ عند السرور [5]۔	جائز نہیں، اھ خلاصہ میں یہ اضافہ کیا کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے (ت)

فتاوٰی[٩] امام قاضی خاں کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے:

یکرہ اتخاذ الضیافة فی ایام المصیبة لانها ایام تاسف فلا یلیق بها مایکون للسرور [6]۔	غمی میں ضیافت ممنوع ہے کہ یہ افسوس کے دن ہیں تو جو خوشی میں ہوتا ہے ان کے لائق نہیں۔

[١٠]تبیین الحقائق امام زیلعی میں ہے:

لاباس بالجلوس للمصیبة الی ثلث من غیر ارتکاب محظور من فرش البسط والاطعمة من اھل المیّت [7]۔	مصیبت کے لیے تین دن تک بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ کسی امر ممنوع کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ جیسے مکلّف فرش بچھانے اور میّت والوں کی طرف سے کھانے۔

[١١]امام بزازی وجیز میں فرماتے ہیں:

یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث و بعد الاسبوع [8]۔	یعنی میّت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کرائے جاتے ہیں سب مکروہ وممنوع ہیں۔

[١٢]علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

اطال ذلك فی المعراج وقال وھذہ الافعال کلها للسمعة والریاء فیتحرز عنها [9]۔	یعنی [١٣]معراج الدرایہ شرح ہدایہ نے اس مسئلہ میں بہت طویل کلام کیا اور فرمایا: یہ سب ناموری اور دکھاوے کے کام ہیں ان سے احتراز کیا جائے۔

[١٤]جامع الرموز آخر الکراھیۃ میں ہے:

یکرہ الجلوس للمصیبة ثلثة ایام او اقل فی	یعنی تین دن یا کم تعزیت لینے کے لیے مسجد میں بیٹھنا منع

[4] فتاوٰی سراجیہ کتاب الکراہیۃ باب الولیمہ منشی نولکشور لکھنؤ ص ۷۵
[5] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الکراہیۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۳۴۲
[6] فتاوٰی قاضی خاں کتاب الکراہیۃ منشی نولکشور لکھنؤ ۴/ ۷۸۱
[7] تبیین الحقائق فصل فی تعزیۃ اہل البیت مطبعہ کبرٰی امیریہ مصر ۱/ ۲۴۶
[8] فتاوٰی بزازیہ علی ھامش فتاوٰی ہندیہ الخامس والعشرون فی الجنائز نورانی کتب خانہ پشاور ۴/ ۸۱
[9] ردالمحتار باب صلوٰۃ الجنائز مطلب فی کراہیۃ الضیافۃ الخ ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۱/ ۲۰۳

المسجد ویکرہ اتخاذ الضیافۃ فی ھذہ الایام وکذا اکلھا کما فی خیرۃ الفتاوی [10]۔	ہے اور ان دنوں میں ضیافت بھی ممنوع اور اس کا کھانا بھی منع ہے، جیسا کہ [۱۵]خیرۃ الفتاوی میں ت۔صرح کی۔

اور [۱۶]فتاوٰی انقروی اور [۱۷]واقعات المفتین میں ہے:

یکرہ اتخاذ الضیافۃ ثلاثۃ ایام واکلھا لانھا مشروعۃ للسرور [11]	تین دن ضیافت اور اس کا کھانا مکروہ ہے کہ دعوت تو خوشی میں مشروع ہوئی ہے۔

[۱۸]کشف الغطاء میں ہے:

ضیافت نمودن اہل میّت اہل تعزیت راو پختن طعام برائے آنہا مکروہ ست۔ باتفاق روایات چہ ایشاں رابہ سبب اشتغال بمصیبت استعداد وتہیہ آن دشوار است [12]۔	تعزیت کرنے والوں کے لیے اہل میّت کا ضیافت کرنا اور کھانا پکانا باتفاق روایات مکروہ ہے اس لیے کہ مصیبت میں مشغولی کی وجہ سے اس کا اہتمام ان کے لیے دشوار ہے۔ (ت)

اسی میں ہے:

پس انچہ متعارف شدہ از پختن اہل مصیبت طعام را درسوم وقسمت نمودن آن میان اہل تعزیت واقران غیر مباح ونامشروع است وتصریح کردہ بداں در خزانہ چہ شرعیت ضیافت نزد سرور ست نہ نزد شرور وھو المشھور عند الجمھور [13]۔	تو یہ رواج پڑگیا ہے کہ تیسرے دن اہل میّت کا کھانا پکاتے ہیں اور اہل تعزیت اور دوستوں کو بانٹتے کھلاتے ہیں ناجائز وممنوع ہے۔ خزانۃ میں اس کی تصریح ہے اس لیے کہ شرع میں ضیافت خوشی کے وقت رکھی گئی ہے مصیبت کے وقت نہیں اور یہی جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ (ت)

ثانیًا غالبًا ورثہ میں کوئی یتیم یا اور بچہ نابالغ ہوتا ہے۔ یا اور ورثہ موجود نہیں ہوتے، نہ ان سے اس کا اذن لیا جاتا ہے، جب تو یہ امر سخت حرام شدید پر متضمن ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ	بیشک جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں بلاشبہہ وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں، اور قریب ہے

---

10 جامع الرموز کتاب الکراہیۃ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۳۲۸/۳

11 فتاوٰی انقرویہ کتاب الکراہیۃ والاستحسان دار الاشاعت العربیۃ قندھار ۳۰/۱

12 کشف الغطاء فصل نہم تعزیت ص ۷۴

13 کشف الغطاء فصل نہم تعزیت ص ۷۴

سَعِیْرًا۝۱۰[14]۔	کہ جہنم کے گہراؤ میں جائیں گے۔

مال غیر میں بے اذن غیر تصرف خود ناجائز ہے، قال تعالٰی: لَاتَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ[15] (اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ۔ ت) خصوصًا نابالغ کا مال ضائع کرنا جس کا اختیار نہ خود اسے ہے نہ اس کے باپ نہ اسے کے وصی کو لان الولایۃ للنظر لا للضرر علی الخصوص (اس لیے کہ ولایت فائدے میں نظر کے لیے ہے نہ کہ معین طور پر ضرر کے لیے۔ ت) اور اگر ان میں کوئی یتیم ہوا تو آفت سخت تر ہے، والعیاذ باللّٰہ رب العالمین۔ ہاں اگر محتاجوں کے دینے کو کھانا پکوائیں تو حرج نہیں بلکہ خوب ہے۔ بشرطیکہ یہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرے یا ترکہ سے کریں، تو سب وارث موجود و بالغ وراضی ہوں، خانیہ و بزازیہ و تتارخانیہ و ہندیہ میں ہے:

ان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا اذاکانت الورثۃ بالغین وان کان فی الورثہ صغیر لم یتخذوا ذلك من الترکۃ[16]۔	اگر فقراء کے لیے کھانا پکوائے تو اچھا ہے جب کہ سب ورثہ بالغ ہوں، اور اگر کوئی وارث نابالغ ہو تو یہ ترکہ سے نہ کریں۔ (ت)

نیز فتاوٰی قاضی خاں میں ہے:

ان اتخذ ولی المیّت طعاما للفقراء کان حسنا الاان یکون فی الورثۃ صغیر فلا یتخذ ذلك من الترکۃ[17]۔	ولی میّت اگر فقراء کے لیے کھانا تیار کرائے تو اچھا ہے۔ لیکن ورثہ میں اگر کوئی نابالغ ہو تو ترکہ سے یہ کام نہ کرے۔ (ت)

ثالثًا یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں افعالِ منکرہ کرتی ہیں، مثلًا چلّا کر رونا پیٹنا، بناوٹ سے منہ ڈھانکنا، الٰی غیر ذلک، اور یہ سب نیاحت ہے اور نیاحت حرام ہے، ایسے مجمع کے لیے میّت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی، قال تعالٰی: وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص[18] (گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ ت) نہ کہ اہل میّت کا اہتمام طعام کرنا کہ سرے سے ناجائز ہے، تو اس

---

[14] القرآن ۴/۱۰

[15] القرآن ۲/۱۸۸

[16] فتاوٰی ہندیہ الباب الثانی عشر فی الہدایا والضیافات نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۳۴۴

[17] فتاوٰی قاضی خاں کتاب الحظر والاباحۃ منشی نولکشور لکھنؤ ۴/۷۸۱

[18] القرآن ۵/۲

ناجائز مجمع کے لئے ناجائز تر ہوگا، کشف الغطاء میں ہے:

ساختن طعام در روز ثانی وثالث برائے اہل میت اگر نوحہ گراں جمع باشند است زیرا کہ اعانت است ایشاں را بر گناہ[19]۔	اگر نوحہ کرنے والیاں جمع ہوں تواہل میت کے لیے دوسرے تیسرے دن کھانا پکوانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں گناہ پر اعانت ہے۔(ت)

رابعًا اکثر لوگوں کو اس رسم شنیع کے باعث اپنی طاقت سے زیادہ ضیافت کرنی پڑتی ہے، یہاں تک کہ میّت والے بیچارے اپنے غم کو بھول کر اس آفت میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اس میلے کے لیے کھانا، پان چھالیا کہاں سے لائیں اور بار ہا ضرورت قرض لینے کی پڑتی ہے۔ ایسا تکلف شرع کو کسی امر مباح کے لیے بھی زنہار پسند نہیں، نہ کہ ایک رسم ممنوع کے لیے، پھر اس کے باعث جو دقتیں پڑتی ہیں خود ظاہر ہیں پھر اگر قرض سودی ملا تو حرام خالص ہوگیا، اور معاذ اللہ لعنت الٰہی سے پورا حصہ ملے کہ بے ضرورت شرعیہ سود دینا بھی سود لینے کے باعث لعنت ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں فرمایا۔ غرض اس رسم کی شناعت وممانعت میں شک نہیں، اللہ عزوجل مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ قطعًا ایسی رسوم شنیعہ جن سے ان کے دین ودنیا کا ضرر ہے ترک کردیں، اور طعن بیہودہ کا لحاظ نہ کریں، واللہ الھادی۔

تنبیہ: اگرچہ صرف ایک دن یعنی پہلے ہی روز عزیزوں کو ہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میّت کے لیے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھاسکیں اور باصرار انھیں کھلائیں، مگر یہ کھانا صرف اہل میّت ہی کے قابل ہونا سنت ہے۔ اس میلے کے لیے بھیجنے کا ہرگز حکم نہیں اور ان کے لیے بھی فقط روز اول کا حکم ہے آگے نہیں، کشف الغطاء میں ہے:

مستحب است خویشاں وہمسایہائے میّت را کہ اطعام کنند طعام را برائے اہل وے کہ سیر کند ایشاں را یک شبانہ روز والحاح کنند تا بخورند ودرخوردن غیر اہل میّت ایں طعام را مشہور آنست کہ مکروہ است[20] اھ ملخصًا	میّت کے عزیزوں، ہمسایوں کے لیے مستحب ہے کہ اہل میّت کے لیے اتنا کھانا پکوائیں جسے ایک دن رات وہ سیر ہو کر کھاسکیں، اور اصرار کرکے کھلائیں، غیر اہل میّت کے لیے یہ کھانا قول مشہور کی بنیاد پر مکروہ ہے اھ ملخصا! (ت)

عالمگیری میں ہے:

حمل الطعام الی صاحب المصیبۃ والاکل	اہل میّت کے یہاں پہلے دن کھانا لے جانا اور ان کے

[19] کشف الغطاء فصل نہم تعزیت ص ۷۴

[20] کشف الغطاء فصل نہم تعزیت ص ۷۴

معھم فی الیوم الاول جائز لشغلھم بالجھاز وبعدہ یکرہ کذافی التتار خانیة [21] ۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔	ساتھ کھانا جائز ہے کیونکہ وہ جنازے میں مشغول رہتے ہیں اور اس کے بعد مکروہ ہے۔ ایسا ہی تتارخانیہ میں ہے: واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ (ت)

[21] فتاوٰی ہندیۃ الباب الثانی عشر فی الہدایا والضیافات نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۳۴۴